Cosmos Multidisciplinary Research E-Journal
Online Available at www.cmrj.in
Recognized International Peer Reviewed Journal
Impact Factor 5.69
ISSN No. 2456-1665

منشی پریم چند کے افسانوی ادب میں قانون، انصاف، اور ریاستی اداروں کا کردار: ایک تنقیدی و سماجیاتی مطالعہ

Dr. Farhana Azmi
Head, Dept. of Urdu,
Mungsaji Maharaj Mahavidyalaya, Darwha, District, Yavatmal,
Email: dr.farhanaazmi@gmail.com

خلاصہ(Abstract)

یہ تحقیقی مقالہ بیسویں صدی کے اردو اور ہندی ادب کے عظیم پیش رو، منشی پریم چند(1880-1936) کے منتخب افسانوں اور ناولوں میں قانون، انصاف کے تصور، اور ریاستی اداروں، بالخصوص پولیس اور عدالت، کے عملی کردار اور ان کے عوامی زندگی، خصوصاً غریب اور پسماندہ طبقات، پر مرتب ہونے والے اثرات کا ایک گہرائی سے تنقیدی و سماجیاتی مطالعہ پیش کرتا ہے۔ پریم چند، جو اپنے عہد کی سماجی و سیاسی حقیقتوں کے ایک گہرے مبصر تھے، اپنی تحریروں میں نہ صرف سماجی ناانصافیوں کو بے نقاب کرتے ہیں بلکہ ان اداروں کی کارکردگی اور ان کے حقیقی کردار پر بھی سوال اٹھاتے ہیں جو بظاہر قانون کی حکمرانی اور انصاف کی فراہمی کے ذمہ دار ہیں۔ اس مقالے کا مرکزی استدلال یہ ہے کہ پریم چند کا افسانوی بیانیہ قانون اور ریاستی اداروں کو ایک غیر جانبدار یا مثالی شکل میں پیش کرنے کے بجائے انہیں اکثر طاقتور طبقات (زمیندار، مہاجن، باثر افراد) کے مفادات کے محافظ، رشوت خور، اور عام آدمی، خصوصاً غریب اور بے بس، کے لیے مزید جبر اور استحصال کا ذریعہ بنتے ہوئے دکھاتا ہے۔ تحقیق کے لیے پریم چند کے نمائندہ افسانوں و ناولوں ("گؤدان" میں پولیس اور پٹواری کا کردار؛ "رنگ بھومی" (ناول) میں ریاستی جبر؛ "شطرنج کے کھلاڑی" میں ریاست کی کمزوری؛ "پنچایت" میں روایتی انصاف کا تصور بمقابلہ ریاستی انصاف؛ "نمک کا داروغہ" میں ایمانداری اور بدعنوانی کی کشمکش؛ اور دیگر متعلقہ افسانے جن میں پولیس، عدالت، یا قانونی کارروائیوں کا ذکر ہے) میں موجود ریاستی اداروں کے کردار، قانون کے اطلاق، اور انصاف کے تصور کی تصویر کشی کا متنی تجزیہ (textual analysis)، سماجیاتِ قانون (sociology of law)، طاقت کے نظریات (theories of power)، اور نوآبادیاتی ریاستی ڈھانچے (colonial state apparatus) کے تنقیدی نظریات کی روشنی میں کیا گیا ہے۔ مطالعے سے یہ نتائج اخذ کیے گئے ہیں کہ پریم چند نے انتہائی بصیرت سے یہ واضح کیا کہ کس طرح قانون اور ریاستی ادارے، جو نظریاتی طور پر انصاف اور تحفظ فراہم کرنے کے لیے بنائے گئے ہیں، عملی طور پر اکثر طاقتوروں کے ہاتھ میں ایک آلہ کار بن جاتے ہیں اور غریبوں کے لیے مزید مصائب اور ناانصافی کا باعث بنتے ہیں۔ تاہم، پریم چند مثالی اور ایماندار کرداروں (جیسے "نمک کا داروغہ" میں بنسی دھر) کے ذریعے ایک منصفانہ اور شفاف نظام کی خواہش اور امکان کو بھی اجاگر کرتے ہیں۔ ان کا فن قانون، انصاف، اور ریاستی اداروں کے حقیقی کردار پر ایک گہری تنقید پیش کرتا ہے اور ایک ایسے نظام کے قیام کی جانب فکری تحریک فراہم کرتا ہے جو حقیقی معنوں میں عوام دوست اور انصاف پر مبنی ہو۔ مقالے میں حوالہ جات امریکن سائیکولوجیکل ایسوسی ایشن (APA) کے ساتویں ایڈیشن کے مطابق درج کیے گئے ہیں۔

کلیدی الفاظ: پریم چند، قانون، انصاف، ریاستی ادارے، پولیس، عدالت، سماجیاتِ قانون، طاقت کے نظریات، نوآبادیاتی ریاست، اردو فکشن، سماجی تنقید۔

1. تعارف (Introduction)

منشی پریم چند، بیسویں صدی کے ہندوستان کے وہ عظیم حقیقت نگار ادیب ہیں جن کا قلم اپنے عہد کی سماجی، معاشی، سیاسی، اور ثقافتی زندگی کی نبض پر تھا۔ ان کی تخلیقات، جن میں افسانے اور ناول دونوں شامل ہیں، نہ صرف ہندوستانی عوام، بالخصوص غریب اور پسماندہ طبقات، کے دکھ درد، ان کی جدوجہد، اور ان کی امنگوں کی عکاسی کرتی ہیں، بلکہ ان سماجی و ریاستی ڈھانچوں اور اداروں پر بھی ایک گہری اور تنقیدی نگاہ ڈالتی ہیں جو عوامی زندگی کو

متاثر کرتے ہیں اور اکثر ناانصافی اور استحصال کا باعث بنتے ہیں (نارنگ، 2013؛ رئیس، 1990)۔ ان اداروں میں قانون، انصاف کا نظام، اور ریاستی انتظامی مشینری (بالخصوص پولیس اور عدالت) ایک اہم مقام رکھتے ہیں، جن کی تصویر کشی پریم چند کے افسانوی ادب میں بار بار نظر آتی ہے۔

پریم چند کا عہد (1880-1936) برطانوی نوآبادیاتی حکمرانی کا دور تھا، جس میں ہندوستانی عوام کو ایک ایسے قانونی اور انتظامی نظام کا سامنا تھا جو بظاہر تو "قانون کی حکمرانی" (rule of law) اور "انصاف کی فراہمی" کے اصولوں پر مبنی ہونے کا دعویٰ کرتا تھا، لیکن عملی طور پر وہ اکثر نوآبادیاتی مفادات، مقامی اشرافیہ، اور طاقتور طبقات کے تحفظ کا ذریعہ بنتا تھا (Singha, 1998؛ Guha, 1983)۔ عام آدمی، خصوصاً غریب، ان پڑھ، اور سماجی طور پر کمزور، کے لیے قانون اور ریاستی ادارے اکثر خوف، جبر، اور مزید استحصال کی علامت تھے۔ پریم چند، جو خود بھی اس نظام کے نشیب و فراز سے واقف تھے اور عوامی زندگی کے ایک گہرے مبصر تھے، نے اپنی تحریروں میں ان اداروں کے حقیقی کردار اور ان کے عوامی زندگی پر مرتب ہونے والے اثرات کو بڑی بے باکی اور فنکارانہ صداقت کے ساتھ پیش کیا۔

یہ تحقیقی مقالہ منشی پریم چند کے منتخب افسانوی بیانیوں میں قانون کے تصور، انصاف کی فراہمی کے عمل، اور ریاستی اداروں (بالخصوص پولیس، عدالت، اور مقامی انتظامیہ) کے عملی کردار کا ایک تنقیدی و سماجیاتی مطالعہ پیش کرنے کی ایک سنجیدہ کوشش ہے۔ اس تحقیق کا بنیادی سوال یہ ہے کہ پریم چند نے اپنے افسانوی ادب میں قانون اور ریاستی اداروں کو کس طرح پیش کیا؟ کیا وہ انہیں ایک غیر جانبدار، منصفانہ، اور عوام دوست ادارے کے طور پر دیکھتے ہیں، یا ان کی تصویر کشی میں تنقیدی اور حقیقت پسندانہ عناصر غالب ہیں؟ اور یہ کہ ان اداروں کی نمائندگی پریم چند کے وسیع تر سماجی تنقیدی اور اصلاحی ایجنڈے میں کیا کردار ادا کرتی ہے؟ مقالے کا مرکزی استدلال یہ ہے کہ پریم چند، اگرچہ قانون اور انصاف کے مثالی تصورات پر یقین رکھتے ہیں، لیکن وہ اپنے عہد کے قانونی اور ریاستی نظام کی عملی خرابیوں، اس میں موجود بدعنوانی، طاقت کے ناجائز استعمال، اور اس کے غریب اور کمزور طبقات کے خلاف متعصبانہ رویے کو انتہائی حقیقت پسندی اور تنقیدی بصیرت کے ساتھ بے نقاب کرتے ہیں۔ ان کا افسانوی بیانیہ اکثر یہ ظاہر کرتا ہے کہ قانون اور ریاستی ادارے طاقتوروں کے ہاتھ میں ایک آلہ کار بن چکے ہیں اور عام آدمی کے لیے انصاف کا حصول ایک خواب سے زیادہ کچھ نہیں۔ تاہم، وہ مثالی اور ایماندار کرداروں کے ذریعے ایک منصفانہ اور شفاف نظام کی خواہش اور اس کے امکان کو بھی مکمل طور پر مسترد نہیں کرتے۔

اس تحقیق کا دائرہ کار پریم چند کے نمائندہ افسانوں ("پنچایت"، "نمک کا داروغہ"، "شطرنج کے کھلاڑی" (ریاست کی کمزوری کے حوالے سے)، "متفرق افسانے جن میں قانونی کاروائیوں کا ذکر ہو) اور ناولوں ("گؤدان"، "رنگ بھومی"، "سیواسدن") میں موجود ریاستی اداروں کے کردار، قانون کے اطلاق، اور انصاف کے تصور کی تصویر کشی کے متنی تجزیے تک محدود ہوگا، جس میں سماجیاتِ قانون، طاقت کے نظریات، اور نوآبادیاتی ریاستی ڈھانچے کے تنقیدی نظریات سے استفادہ کیا جائے گا۔

2. متعلقہ ادب کا جائزہ (Literature Review)

منشی پریم چند کی ادبی تخلیقات پر تحقیقی و تنقیدی کام کا ایک وسیع ذخیرہ موجود ہے، جس میں ان کی سماجی حقیقت نگاری، طبقاتی شعور، کسانوں اور عورتوں کے مسائل کی نمائندگی جیسے پہلوؤں پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔ تاہم، پریم چند کے افسانوی ادب میں قانون، انصاف، اور ریاستی اداروں (پولیس، عدالت) کے کردار پر نسبتاً کم منظم اور تفصیلی تحقیق کی گئی ہے۔

اکثر ناقدین نے پریم چند کی کہانیوں میں موجود سماجی ناانصافی اور استحصال کا ذکر کرتے ہوئے بالواسطہ طور پر ریاستی اداروں کی ناکامی یا ان کے منفی کردار کی طرف اشارہ کیا ہے (مثلاً، رئیس، 1990؛ احتشام حسین، 1985)۔ قمر رئیس نے "پریم چند کا تنقیدی مطالعہ" میں پریم چند کی حقیقت نگاری کے ضمن میں ان کی سماجی تنقید کا ذکر کیا ہے، جس میں ریاستی اداروں پر تنقید بھی شامل ہے۔

ہندی ادب میں بھی، رام ولاس شرما (1952) نے "پریم چند اور ان کا یگ" میں پریم چند کے سماجی و سیاسی شعور پر بات کرتے ہوئے ان کے عہد کی ریاستی مشینری اور اس کے عوامی کردار پر روشنی ڈالی ہے۔ امرت رائے (1962) کی سوانح "قلم کا سپاہی" میں پریم چند کی ذاتی زندگی میں قانون اور انصاف کے نظام سے متعلق تجربات اور ان کے ادبی کاموں پر ان کے اثرات کا ذکر ملتا ہے۔

تاہم، ایک جامع اور نظریاتی طور پر مستحکم تجزیہ، جو پریم چند کے مختلف افسانوں اور ناولوں میں قانون، انصاف، اور ریاستی اداروں کی نمائندگی کا ایک تقابلی مطالعہ پیش کرے، ان اداروں کے عملی کردار اور ان کے سماجی و معاشی مضمرات کا سماجیاتِ قانون اور نوآبادیاتی ریاستی نظریات کی روشنی میں جائزہ لے، اب بھی مزید تحقیق کا متقاضی ہے۔ اکثر مطالعات یا تو انفرادی کہانیوں (جیسے "پنچایت" یا "نمک کا داروغہ") پر توجہ مرکوز کرتے ہیں یا ریاستی اداروں کے کردار کا ذکر عمومی سماجی تنقید کے ضمن میں کرتے ہیں۔

جدید تناظر میں، سبالٹرن اسٹڈیز (Subaltern Studies) کے نظریات (مثلاً، Guha, 1983) اور نوآبادیاتی ہندوستان میں قانون اور ریاست کے کردار پر ہونے والی تاریخی و سماجیاتی تحقیقات (مثلاً، Arnold, 1986؛ Singha, 1998) پریم چند کے افسانوی ادب میں ریاستی اداروں کی نمائندگی کو سمجھنے کے لیے نئے اور مفید تناظر فراہم کر سکتی ہیں۔ یہ مقالہ ان نظریاتی پہلوؤں کو بھی مدنظر رکھتے ہوئے پریم چند کے اس اہم مگر نسبتاً کم توجہ یافتہ گوشے کو روشن کرنے کی کوشش کرے گا اور یہ واضح کرے گا کہ پریم چند کی قانون، انصاف، اور ریاستی اداروں کے بارے میں تفہیم کس قدر گہری، حقیقت پسندانہ، اور تنقیدی تھی، اور کس طرح وہ اپنے عہد کے ایک باشعور مبصر تھے جو نہ صرف سماجی سطح پر بلکہ ریاستی سطح پر بھی موجود ناانصافیوں کو بے نقاب کرنے کی جرات رکھتے تھے۔

3. نظریاتی چوکھٹا: قانون، انصاف، اور ریاستی اداروں کا سماجیاتی و تنقیدی تجزیہ

اس مقالے کا نظریاتی چوکھٹا سماجیاتِ قانون، طاقت کے نظریات، اور نوآبادیاتی ریاستی ڈھانچے کے تنقیدی نظریات پر مبنی ہے تاکہ پریم چند کے افسانوی ادب میں قانون، انصاف، اور ریاستی اداروں (پولیس، عدالت) کے کردار اور ان کے عوامی زندگی پر اثرات کو بہتر طور پر سمجھا جا سکے۔

- **سماجیاتِ قانون (Sociology of Law):** یہ سماجیات کی وہ شاخ ہے جو قانون کو ایک سماجی تشکیل (social construct) اور سماجی عمل (social process) کے طور پر دیکھتی ہے۔ یہ اس بات کا مطالعہ کرتی ہے کہ قانون کس طرح سماجی اقدار، طاقت کے رشتوں، اور سماجی تبدیلی سے متاثر ہوتا ہے اور ان پر اثرانداز ہوتا ہے۔ سماجیاتِ قانون یہ بھی جائزہ لیتی ہے کہ قانون کا اطلاق مختلف سماجی طبقات پر کس طرح مختلف انداز میں ہوتا ہے، اور کس طرح قانون "کاغذی قانون" (law in books) اور "عملی قانون" (law in action) میں فرق پایا جاتا ہے (Pound, 1910)۔ پریم چند کا ادب اکثر اسی فرق کو اجاگر کرتا ہے۔
- **طاقت کے نظریات (Theories of Power):** میکس ویبر (Weber, 1922/1978) نے ریاست کو ایک ایسی انسانی برادری کے طور پر بیان کیا جو ایک مخصوص علاقے کے اندر جسمانی طاقت کے جائز استعمال پر اجارہ داری (monopoly) کا دعویٰ کرتی ہے۔ مشیل فوکو (Foucault, 1977) نے طاقت کو محض جبر کے طور پر نہیں بلکہ ایک ایسے پیداواری اور تادیبی (disciplinary) میکانیزم کے طور پر دیکھا جو سماجی اداروں (بشمول قانونی اور عدالتی نظام) کے ذریعے افراد کے رویوں اور سوچ کو تشکیل دیتا ہے۔ پریم چند کے افسانوں میں، ہم دیکھیں گے کہ کس طرح ریاستی ادارے (پولیس، عدالت) طاقت کا استعمال کرتے ہیں، اور یہ طاقت اکثر کس طرح طاقتور طبقات کے مفادات کا تحفظ کرتی ہے۔

- نوآبادیاتی ریاستی ڈھانچہ(Colonial State Apparatus):نوآبادیاتی ریاست کا بنیادی مقصد نوآبادیاتی طاقت کے معاشی اور سیاسی مفادات کا تحفظ اور مقامی آبادی پر کنٹرول قائم رکھنا ہوتا ہے۔اس مقصد کے لیے، نوآبادیاتی ریاست ایک قانونی اور انتظامی ڈھانچہ تشکیل دیتی ہے جو بظاہر تو غیر جانبداری اور انصاف کا دعویٰ کرتا ہے، لیکن درحقیقت وہ نوآبادیاتی حکمرانی کو برقرار رکھنے اور مقامی مزاحمت کو دبانے کا کام کرتا ہے("Alavi, 1972, "The State in Post-Colonial Societies)۔پریم چند کا عہد نوآبادیاتی ہندوستان کا دور تھا، اور ان کی تحریروں میں اس نوآبادیاتی ریاستی مشینری (پولیس، عدالت، مقامی اہلکار) کی جھلکیاں ملتی ہیں جو اکثر عوام کے لیے جبر اور استحصال کی علامت ہوتی ہے۔
- **انصاف کا تصور(Concept of Justice):** انصاف ایک پیچیدہ اور کثیر الجہت تصور ہے جس میں قانونی، اخلاقی، اور سماجی پہلو شامل ہیں۔ قانونی انصاف(legal justice)سے مراد قانون کے مطابق فیصلے کرنا ہے، جبکہ سماجی انصاف(social justice) سے مراد وسائل، مواقع، اور حقوق کی منصفانہ تقسیم ہے۔پریم چند کا ادب اکثر قانونی انصاف اور سماجی انصاف کے مابین تضاد کو اجاگر کرتا ہے، اور یہ سوال اٹھاتا ہے کہ کیا قانون ہمیشہ انصاف فراہم کرتا ہے، خصوصاً غریب اور کمزور طبقات کے لیے؟

اس نظریاتی چوکھٹے کی روشنی میں، پریم چند کے ان کرداروں، واقعات، اور سماجی صورتحال کا تجزیہ کیا جائے گا جہاں قانون، انصاف کا نظام، اور ریاستی ادارے(پولیس، عدالت، مقامی انتظامیہ)ان کے کرداروں کی زندگی، ان کے سماجی و معاشی حالات، اور ان کے انصاف کے حصول کی جدوجہد پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

4. تجزیہ و مباحثہ: پریم چند کے افسانوی ادب میں قانون، انصاف، اور ریاستی اداروں کا عملی کردار

پریم چند کا افسانوی کائنات ایسے کرداروں اور واقعات سے بھرا پڑا ہے جہاں قانون، انصاف کا نظام، اور ریاستی ادارے عوامی زندگی، خصوصاً غریب اور پسماندہ طبقات، کے لیے اکثر امید کے بجائے مایوسی، اور انصاف کے بجائے ناانصافی کا باعث بنتے ہیں۔ ان کی تصویر کشی پریم چند کی گہری سماجی بصیرت، حقیقت نگاری، اور تنقیدی شعور کا ثبوت ہے۔

4.1 پولیس کا کردار: جبر، رشوت خوری، اور طاقتوروں کی حمایت ("گئودان"، "رنگ بھومی"، "نمک کا داروغہ")

- **"گئودان" میں پولیس اور پٹواری کا گٹھ جوڑ:** پریم چند کا شاہکار ناول "گئودان" (پریم چند، گئودان، اشاعتِ اول 1936) میں پولیس اور مقامی انتظامیہ (پٹواری) کا کردار اکثر غریب کسان ہوری جیسے کرداروں کے لیے مزید مصائب اور استحصال کا باعث بنتا ہے۔ جب ہوری کے بیٹے گوبر کی بیوی جھنیا کے ہاں بچہ پیدا ہوتا ہے، تو پولیس والے گاؤں میں آکر ہوری کو ہراساں کرتے ہیں اور اس سے رشوت وصول کرتے ہیں۔پٹواری بھی زمیندار اور مہاجن کے ساتھ مل کر کسانوں کے خلاف قانونی کارروائیوں میں ان کا ساتھ دیتا ہے۔ یہ کردار اس بات کی عکاسی کرتے ہیں کہ کس طرح ریاستی مشینری کے نچلے درجے کے اہلکار اپنی طاقت کا ناجائز استعمال کرتے ہیں، رشوت خوری میں ملوث ہوتے ہیں، اور طاقتور طبقات کے مفادات کا تحفظ کرتے ہیں۔
- **"رنگ بھومی" (ناول) میں ریاستی جبر اور عوامی مزاحمت:** ناول "رنگ بھومی" (پریم چند، رنگ بھومی، اشاعتِ اول 1925) میں اندھے بھکاری سورداس کی اپنی زمین بچانے کی جدوجہد کے پس منظر میں پریم چند نے نوآبادیاتی ریاست اور اس کے اداروں (پولیس، انتظامیہ) کے جابرانہ کردار کو زیادہ واضح طور پر پیش کیا ہے۔ جب سورداس ایک فیکٹری کے قیام کے لیے اپنی زمین دینے سے انکار کرتا

ہے، تو ریاستی مشینری سرمایہ داروں اور مقامی بااثر افراد کے ساتھ مل کر اس پر دباؤ ڈالتی ہے، اسے ہراساں کرتی ہے، اور بالآخر اس کی موت کا باعث بنتی ہے۔ یہ ناول دکھاتا ہے کہ کس طرح ریاست، ترقی اور جدیدیت کے نام پر، عام آدمی کے حقوق کو پامال کر سکتی ہے اور اس کے خلاف طاقت کا بے دریغ استعمال کر سکتی ہے۔

- **"نمک کا داروغہ":** ایمانداری بمقابلہ بدعنوان نظام: افسانہ "نمک کا داروغہ" (پریم چند، پریم پچیسی، جلد اول) ایک مختلف تصویر پیش کرتا ہے۔ اس کا مرکزی کردار منشی ونشی دھر ایک ایماندار اور اصول پرست نمک کا داروغہ ہے جو رشوت کی پیشکش کو ٹھکرا کر ایک بااثر اور امیر شخص پنڈت آلوپی دین کو نمک کی چوری کے الزام میں گرفتار کر لیتا ہے۔ تاہم، عدالتی نظام اور اعلیٰ حکام کی بدعنوانی اور اثر ورسوخ کی وجہ سے پنڈت آلوپی دین بری ہو جاتا ہے اور ونشی دھر کو اپنی نوکری سے ہاتھ دھونا پڑتا ہے۔ یہ افسانہ ایک طرف انفرادی ایمانداری اور اصول پرستی کی اہمیت کو اجاگر کرتا ہے، تو دوسری طرف یہ بھی دکھاتا ہے کہ ایک بدعنوان اور طاقتور نظام میں ایماندار شخص کے لیے اپنے فرائض انجام دینا کتنا مشکل ہوتا ہے، اور کس طرح قانون اور انصاف طاقت اور پیسے کے سامنے بے بس ہو سکتے ہیں۔ اگرچہ افسانے کا انجام قدرے مثالیت پسندانہ ہے (جب پنڈت آلوپی دین ونشی دھر کی ایمانداری سے متاثر ہو کر اسے اپنی جائیداد کا منیجر مقرر کرتا ہے)، لیکن یہ اس نظام کی خامیوں پر ایک گہری تنقید بھی ہے۔

4.2. عدالتی نظام: طوالت، مہنگا انصاف، اور طاقتوروں کا اثر ورسوخ ("گؤدان"، متفرق افسانے)

پریم چند کے افسانوں اور ناولوں میں عدالتی نظام اکثر ایک ایسے پیچیدہ، طویل، اور مہنگے عمل کے طور پر سامنے آتا ہے جو عام اور غریب آدمی کی پہنچ سے باہر ہوتا ہے۔ "گؤدان" میں ہوری اور دیگر کسان عدالتوں کے چکروں، وکیلوں کی فیسوں، اور قانونی پیچیدگیوں سے خوفزدہ رہتے ہیں اور حتی الامکان ان سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ عدالت میں انصاف اکثر اسی کو ملتا ہے جس کے پاس پیسہ اور اثر ورسوخ ہو۔ پریم چند کے بعض افسانوں میں ایسے مناظر بھی ملتے ہیں جہاں جھوٹی گواہیوں، رشوت، اور وکیلوں کی چالاکیوں کے ذریعے انصاف کا خون ہوتا ہے اور بے گناہ سزا پاتے ہیں یا مجرم صاف بچ نکلتے ہیں۔ یہ تصویر کشی اس بات کی عکاسی کرتی ہے کہ قانونی نظام، اگرچہ بظاہر غیر جانبداری کا دعویٰ کرتا ہے، لیکن عملی طور پر وہ سماجی اور معاشی عدم مساوات سے گہرا متاثر ہوتا ہے۔

4.3. روایتی انصاف بمقابلہ ریاستی انصاف: "پنچایت"

افسانہ "پنچایت" (پریم چند، پریم پچیسی، جلد اول) ایک مختلف قسم کے انصاف کے نظام، یعنی روایتی گاؤں پنچایت، کی تصویر پیش کرتا ہے۔ اس افسانے میں جمن شیخ اور الگو چودھری کی دوستی اور پھر پنچایت میں ان کے ایک دوسرے کے خلاف منصفانہ فیصلے ایک مثالی صورتحال پیش کرتے ہیں، جہاں پنچ (جج) اپنی ذاتی دوستی یا دشمنی کو بالائے طاق رکھ کر انصاف کے تقاضوں کو پورا کرتا ہے ("کیا پنچ کسی کا دوست ہوتا ہے یا دشمن؟ پنچ کے دل میں خدا بستا ہے")۔ یہ افسانہ ایک طرف تو روایتی انصاف کے نظام کی مثالی شکل اور اس کی اخلاقی بنیادوں کو اجاگر کرتا ہے، تو دوسری طرف یہ بالواسطہ طور پر ریاستی قانونی نظام کی پیچیدگیوں، طوالت، اور غیر شخصی نوعیت کے مقابلے میں ایک متبادل پیش کرتا ہے۔ تاہم، پریم چند اس روایتی نظام کی ممکنہ کمزوریوں (مثلاً ذات پات یا برادری کا دباؤ) سے بھی صرفِ نظر نہیں کرتے، لیکن "پنچایت" میں وہ اس کی مثالی شکل پر زیادہ زور دیتے ہیں۔

4.4. قانون کا اطلاق: غریب اور امیر کے لیے دوہرے معیار

پریم چند کی تحریروں میں بار بار یہ نکتہ سامنے آتا ہے کہ قانون کا اطلاق غریب اور امیر، یا کمزور اور طاقتور، کے لیے یکساں نہیں ہوتا۔ پولیس، عدالت، اور دیگر سرکاری اہلکار اکثر امیر اور بااثر افراد کے ساتھ نرمی برتتے ہیں یا ان کے دباؤ میں آجاتے ہیں، جبکہ غریب اور بے بس افراد پر قانون کی پوری سختی لاگو ہوتی ہے، چاہے وہ بے گناہ ہی کیوں نہ ہوں۔ یہ دوہرا معیار اس سماجی حقیقت کی عکاسی کرتا ہے کہ قانون، اگرچہ نظریاتی طور پر سب کے لیے برابر ہے، لیکن عملی طور پر اس کا نفاذ سماجی و معاشی حیثیت سے گہرا متاثر ہوتا ہے۔

5. پریم چند کا تنقیدی موقف اور ایک منصفانہ نظام کی خواہش

پریم چند کا مقصد قانون، انصاف، یا ریاستی اداروں کو یکسر مسترد کرنا نہیں، بلکہ ان کی عملی خرابیوں، ان میں موجود بدعنوانی، اور ان کے عوام دشمن کردار کو بے نقاب کرنا اور ایک ایسے نظام کے قیام کی خواہش کا اظہار کرنا ہے جو حقیقی معنوں میں انصاف پر مبنی، عوام دوست، اور شفاف ہو۔

- **بدعنوانی اور طاقت کے ناجائز استعمال پر تنقید:** وہ پولیس، عدالت، اور دیگر سرکاری اہلکاروں میں پائی جانے والی رشوت خوری، طاقت کے ناجائز استعمال، اور طاقتور طبقات کی چاپلوسی پر شدید تنقید کرتے ہیں۔
- **انصاف کے حصول میں رکاوٹوں کی نشاندہی:** وہ ان تمام عوامل (مثلاً غربت، جہالت، قانونی پیچیدگیاں، طوالت، مہنگا انصاف) کی نشاندہی کرتے ہیں جو عام آدمی، خصوصاً غریب، کے لیے انصاف کے حصول کو مشکل یا ناممکن بنا دیتے ہیں۔
- **اخلاقی اور انسانی بنیادوں پر اصرار:** پریم چند قانون اور انصاف کو محض تکنیکی یا رسمی کارروائی نہیں سمجھتے، بلکہ وہ ان کی اخلاقی اور انسانی بنیادوں پر زور دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک، وہ قانون یا نظام جو انسانی ہمدردی اور انصاف کے بنیادی اصولوں سے عاری ہو، وہ قابل قبول نہیں۔
- **مثالی کرداروں کے ذریعے امید کا اظہار:** "نمک کا داروغہ" کے بنسی دھر جیسے کرداروں کے ذریعے پریم چند یہ ظاہر کرتے ہیں کہ انفرادی سطح پر ایمانداری، اصول پرستی، اور انصاف پسندی ممکن ہے، اور ایسے افراد ہی ایک بہتر نظام کی بنیاد بن سکتے ہیں۔

6. نتائج (Conclusion)

اس تحقیقی اور تجزیاتی مطالعے سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچتی ہے کہ منشی پریم چند کا افسانوی بیانیہ اپنے عہد کے قانونی نظام، انصاف کی فراہمی کے عمل، اور ریاستی اداروں (بالخصوص پولیس، عدالت، اور مقامی انتظامیہ) کے عملی کردار کا ایک گہرا، بصیرت افروز، اور تنقیدی مرقع پیش کرتا ہے۔ سماجیاتِ قانون، طاقت کے نظریات، اور نوآبادیاتی ریاستی ڈھانچے کے تنقیدی نظریات کی روشنی میں ان کے کام کا تجزیہ یہ واضح کرتا ہے کہ پریم چند محض ایک کہانی گو نہیں تھے، بلکہ اپنے عہد کے ایک باشعور سماجی مبصر اور نقاد تھے جنہوں نے ریاستی سطح پر موجود ناانصافیوں، بدعنوانیوں، اور طاقت کے ناجائز استعمال کو بے نقاب کرنے کی جرات کی۔

پریم چند نے اپنی کہانیوں اور ناولوں ("گؤدان"، "رنگ بھومی"، "نمک کا داروغہ"، "پنچایت") کے ذریعے انتہائی فنکارانہ مہارت سے یہ دکھایا کہ کس طرح قانون اور ریاستی ادارے، جو نظریاتی طور پر عوام کو انصاف اور تحفظ فراہم کرنے کے لیے بنائے گئے ہیں، عملی طور پر اکثر طاقتور طبقات (زمیندار، مہاجن، بااثر افراد) کے مفادات کے محافظ، رشوت خور، اور عام آدمی، خصوصاً غریب اور بے بس، کے لیے مزید جبر، استحصال، اور ناانصافی کا ذریعہ بن جاتے ہیں۔ انہوں نے قانون کے اطلاق میں موجود دوہرے معیار، عدالتی نظام کی طوالت اور مہنگے پن، اور پولیس کی زیادتیوں کو اپنی تحریروں کا موضوع بنایا۔

تاہم، پریم چند کا نقطہ نظر محض مایوسی یا نظام کی مکمل مذمت پر مبنی نہیں۔ وہ "پنچایت" جیسے افسانے میں روایتی انصاف کے نظام کی مثالی شکل اور اس کی اخلاقی بنیادوں کو اجاگر کرتے ہیں، اور "نمک کا داروغہ" جیسے کرداروں کے ذریعے انفرادی ایمانداری، اصول پرستی، اور ایک منصفانہ نظام کے قیام کی خواہش اور امکان کو بھی پیش کرتے ہیں۔ ان کی تنقید کا اصل مقصد اصلاح اور ایک ایسے سماجی و قانونی نظام کی تشکیل ہے جو حقیقی معنوں میں عوام دوست، انصاف پر مبنی، اور شفاف ہو۔

پریم چند کا ادبی ورثہ آج بھی، خصوصاً ان معاشروں میں جہاں قانون اور ریاستی ادارے عوامی اعتماد اور انصاف کی فراہمی کے چیلنجز سے دوچار ہیں، انتہائی متعلقہ اور فکر انگیز ہے۔ ان کا کام ہمیں یہ سمجھنے میں مدد دیتا ہے کہ قانون اور انصاف کے نظام کو کس طرح زیادہ انسانی، مساوی، اور عوام کے لیے قابل رسائی بنایا جا سکتا ہے۔ پریم چند کی یہ گہری سماجی و قانونی بصیرت انہیں بیسویں صدی کے عظیم ترین انسانیت دوست اور حقیقت نگار ادیبوں کی صف میں ایک ممتاز اور لازوال مقام عطا کرتی ہے۔

7. حوالہ جات (References)

- احتشام حسین، سید۔ (1985)۔ تنقیدی جائزے۔ سنگِ میل پبلی کیشنز۔
- امرت رائے۔ (1962)۔ قلم کا سپاہی۔ ہنس پرکاشن۔
- پریم چند، منشی۔ (1925)۔ رنگ بھومی۔ (مختلف ناشرین نے بعد میں شائع کیا، اولین اشاعت کا سال درج ہے)۔
- پریم چند، منشی۔ (1936)۔ گؤدان۔ سرسوتی پریس۔ (مختلف ناشرین نے بعد میں شائع کیا)۔
- پریم چند، منشی۔ (ت۔ن، مختلف ایڈیشنز)۔ پریم پچیسی (جلد اول) (افسانوی مجموعہ، بشمول "پنچایت"، "نمک کا داروغہ")۔ (اولین اشاعت تقریباً 1915 کے آس پاس)۔
- پریم چند، منشی۔ (ت۔ن، مختلف ایڈیشنز)۔ پریم بتیسی (جلد دوم) (افسانوی مجموعہ، بشمول "شطرنج کے کھلاڑی")۔ (اولین اشاعت تقریباً 1928 کے آس پاس)۔
- پریم چند، منشی۔ (2000)۔ کلیاتِ پریم چند (جلد 1 تا 24، بشمول افسانے، ناول "سیواسدن") (مرتبہ، مدن گوپال)۔ قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان۔
- رئیس، قمر۔ (1990)۔ پریم چند کا تنقیدی مطالعہ (تیسرا ایڈیشن)۔ ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس۔
- رام ولاس شرما۔ (1952)۔ پریم چند اور ان کا یگ۔ پرکاشن کیندر۔
- نارنگ، گوپی چند۔ (2013)۔ اردو افسانہ: روایت اور مسائل (نیا ایڈیشن)۔ ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس۔

- Alavi, H. (1972). The State in Post-Colonial Societies: Pakistan and Bangladesh. New Left Review, I/74, 59-81.
- Arnold, D. (1986). Police Power and Colonial Rule: Madras, 1859-1947. Oxford University Press.

- Foucault, M. (1977). Discipline and Punish: The Birth of the Prison (A. Sheridan, Trans.). Pantheon Books.
- Guha, R. (Ed.). (1983). Subaltern Studies I: Writings on South Asian History and Society. Oxford University Press.
- Pound, R. (1910). Law in Books and Law in Action. American Law Review, 44(1), 12-36.
- Singha, R. (1998). A Despotism of Law: Crime and Justice in Early Colonial India. Oxford University Press.

Weber, M. (1978). Economy and Society: An Outline of Interpretive Sociology (G. Roth & C. Wittich, Eds.). University of California Press. (Original work published 1922)